السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی مگر اس عورت کی بہن اس مرد کو ناپسند کرتی اور اس سے کینہ رکھتی ہے۔ اس نے مختلف طریقوں سے بڑی کوشش کی کہ یہ شادی سرانجام نہ پائے مگر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ یہ شادی ہوجائے۔ اب آدمی نے اپنی بیوی سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی بہن سے تعلق نہ رکھے تاکہ اختلافات اور مشکلات سے بچ سکے 'لیکن بیوی اس بات پر مصر ہے کہ وہ اپنی بہن سے ترک تعلق نہیں کرے گی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو یہ قطع رحمی ہوگی اور قطع رحمی دین وشریعت کے خٗاف ہے مگر شوہر اپنی سے بیوی سے اس مقاطعہ کے لیے اصرار کررہا ہے۔ راہنمائی فرمائیں 'اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آدمی کو چاہیے اپنی نیت اور اپنے قصدٗ وعمل کی اصلاح کرے 'عبادات کی پابندی سے ادا کرے 'محرمات سے دور رہے اور ان امور سے اجتناب کرے جو اس کی بدنامی اور رسوائی کا سبب بنیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اسے چاہیے کہ اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے 'دستور کے مطابق اس کے ساتھ زندگی بسر کرے 'اس کے لیے اسباب راحت اور خوش گوار زندگی کے تقاضوں کو فراہم کرے اور لڑائی جھگڑے اور اختلافات کے اسباب سے دور رہے اور ان کی باتوں سے بچے جو ناراضی 'حسد 'کینہ اور نفرت کو جنم دینے والے ہوں۔ جب وہ ایسا سب کچھ کرے گا تو اس کی بیوی اس کی صحبت میں رغبت رکھے گی 'اس کے کردار کی تعریف کرے گی اور اس کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں راحت محسوس کرے گی۔ جو اس پر تنقید کرے گا اسے سختی سے رد کردے گی اور اس کی تردید کرے گی جو اس پر ایسی بہتان طرازی کرے گا جس سے یہ بری ہو 'خواہ وہ اس کی بہن ہو یا کوئی اور ہو 'لہذا اسے اپنی بیوی کو بہن سے ملنے جلنے سے منع نہیں کرنا چاہیے اور نہ اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ کوئی اختلاف یا بغض پیدا کرے گی۔ بلکہ اس کی بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے مل جل کر رہے اور ان سے قطع تعلق نہ کرے کیونکہ قطع رحمی کے بارے میں بہت زیادہ وعید آئی ہے ملنے جلنے سے ہوسکتا ہے کہ اس کی بہن کے دل میں اس کے شوہر کے بارے میں جو عداوت اور کراہت ہے وہ ختم ہوجائے، اس کی بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنی بہن کو توبہ کرنے اور اس کے شوہر کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دے۔ اس کے سامنے اپنے شوہر کے حسن اخلاق 'اس کی شریفانہ عادتوں اور نیک خصلتوں کا تذکرہ کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص245

محدث فتویٰ